COMPLETE INSURANCE SERVICE

INCLUDING

LIFE, MORTGAGE PROTECTION.
R.R.S.P., HOME OWNERS,
COMMERCIAL AND AUTO

HAROON BHABHA
INSURANCE AGENCY

[illegible] YORK MILLS RD. STE. [illegible], DON MILLS [illegible]

Call [illegible]

THE MESSENGER

پیغامبر

جلد [illegible] | [illegible] | شمارہ ۸

Read this as if your life depended on it.

یہ آپ پر منحصر ہے کہ جہاں آپ کام کرتے ہیں وہاں مشینوں یا ایسے آلات کو جن سے نقصان کا خدشہ ہو اسی طرح محفوظ طریقہ پر استعمال میں لایا جا سکے۔ یہ آپ کے آجر پر منحصر ہے کہ وہ آپ کو مشینوں کے متعلق تمام معلومات فراہم کرے تاکہ آپ اور آپ کے ساتھی بغیر کسی خدشہ کے کام کر سکیں۔

دی اکوپیشنل ہیلتھ اینڈ سیفٹی ایکٹ کے تحت یہ آپ کا حق ہے کہ جاب پر حفاظتی معلومات حاصل کریں اور ان پر عمل کریں تاکہ آپ محفوظ اور صحت مندانہ طور پر کام کر سکیں۔

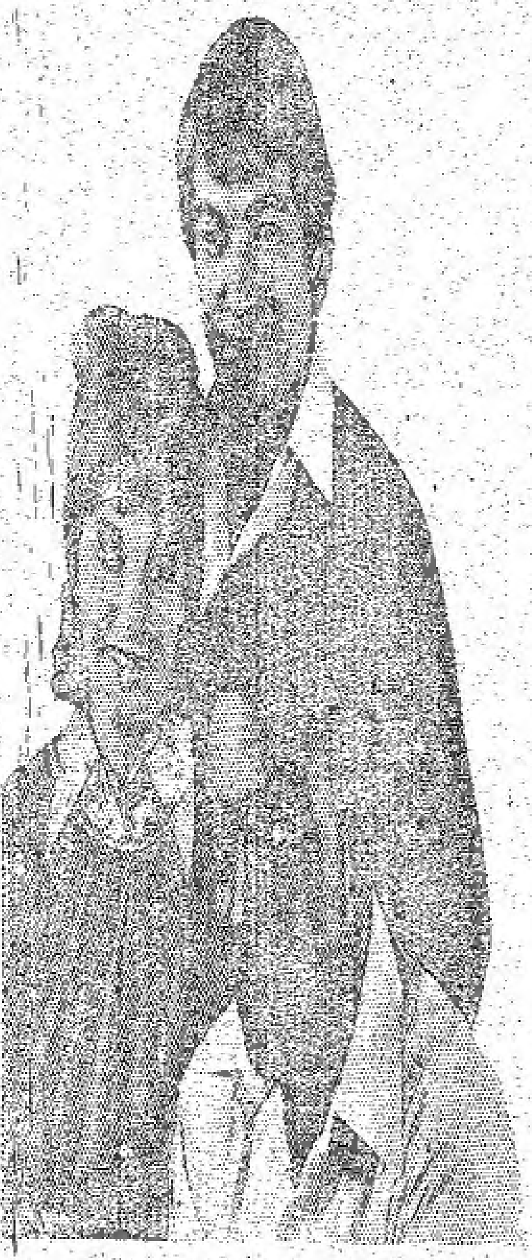

اگر آپ کو جاب پر خطرناک حالات کا سامنا ہے تو اپنے سپروائزر کو مطلع کیجئے۔ یہ ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ محفوظ اور صحت مند طور پر کام کیا جائے۔

Get into The Act.
It can work for you.
It can't work without you.

Ontario Ministry of Labour
Occupational Health and Safety Division
Robert G. Elgie, MD, Minister
William Davis, Premier

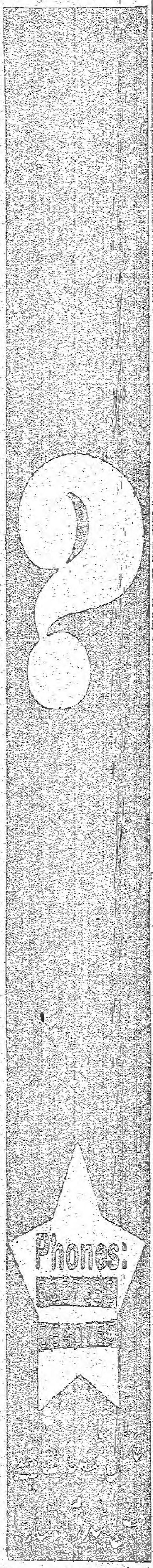

لیجئے، اس بار ہم آپ کے نہاں خانۂ قلب کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں، جہاں ایک ایسا روزن کھلتا ہے جس میں سے آیات و تجلیاتِ الٰہیہ اور روحانی و ملکوتی حقائق و اسرار کی کرنیں داخل ہوتی ہیں اور حیاتِ جسمانی کے خاکدانِ تاریک کو روشن کر دیتی ہیں۔ بشرطیکہ آدمی نے خود ہی اس روزن کو بند نہ کر رکھا ہو!

آپ کے دل کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے ہمارے ہاتھوں میں ایک ایسا ارمغانِ محبت ہے، جس سے بہتر کوئی چیز اپنے عزیز ترین برادرانِ ملت و حلقۂ احباب انسانیت کی خدمت میں پیش کرنا ہماری استطاعت سے باہر ہے۔ یہ ہدیۂ اخلاص ہے قرآن۔

یہی کتاب ہمارے عروج و ترقی کا باعث بنی اور اسی کا حق ادا نہ کرنے کی پاداش ہم مدت سے دنیا کے گوشے گوشے میں بھگت رہے ہیں —

لہٰذا اب وقت آگیا ہے کہ ہمارا بچہ بچہ اپنی پچھلی کوتاہیوں کی تلافی کرنے کیلئے عزم نو کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو اور قرآن پاک کو مشعل راہ بنا کر اخلاقی و مادی دونوں طرح سے متوازن ترقی و کامرانی اور فلاح و سعادت کی راہ پر گامزن ہو۔

اپنے بچوں کو قرآن پڑھنے پر مجبور کیجئے

تنظیم نے آپ کے بچوں کو بلامعاوضہ قرآن پڑھانے کا عہد کیا ہے۔ خود بھی آئیے، اپنے بچوں کو بھی لائیے

MUSLIM FRIENDS ASSOCIATION
538 DANFORTH ROAD, SCARBOROUGH, ONTARIO, CANADA M1K 1C5
TEL. (416) 264-3850 (416) 267-8006

THE MESSENGER
پندرہ روزہ
پیغامبر
اسکار برو کینیڈا
مدیر سمیعین اختر

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

انجمن باقی ہے شمع انجمن باقی نہیں

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم

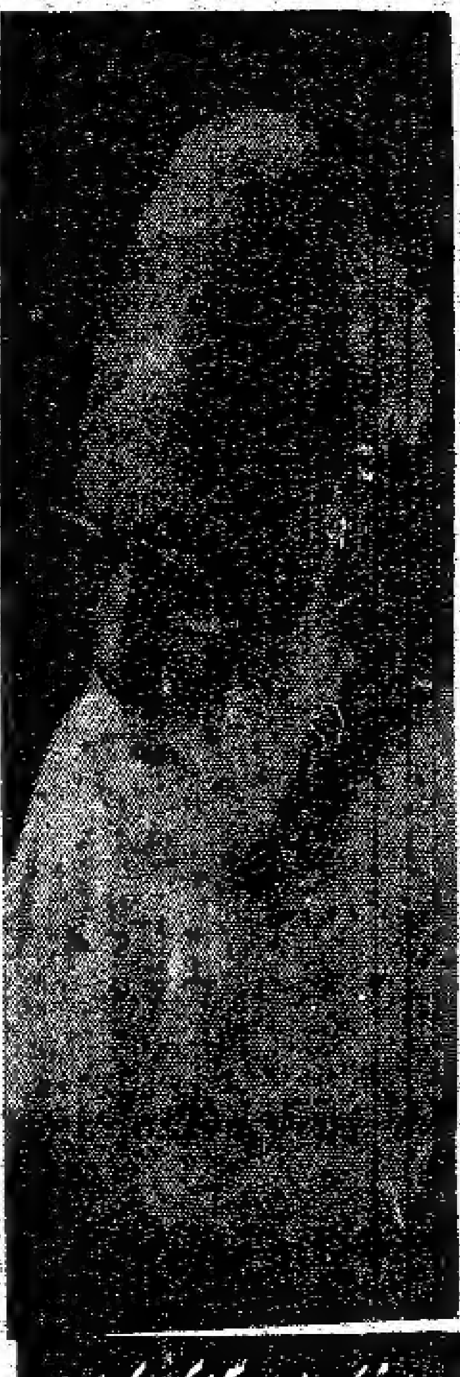

زمانہ بھی شدت سے اسکو یاد کرتا ہے

مولوی صاحب ۲۰ اپریل ۱۸۷۰ء کو ہاپڑ کے قریب "سراوہ" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ ہندوستانی نژاد تھے ان کے بزرگوں نے جہانگیر کے عہد میں مذہب اسلام قبول کیا تھا۔ مولوی صاحب ابھی کمسن ہی تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی پرورش ان کے ماموں نے کی جو محکمہ مال میں ملازم تھے۔ یہ بزرگوار بسلسلہ ملازمت پنجاب میں مقیم تھے اس لئے مولوی صاحب کی ابتدائی تعلیم پنجاب میں ہوئی میٹرک بھی پنجاب ہی سے ۱۸۹۰ء میں کیا اسی سال علی گڑھ تشریف لے گئے اور وہاں سے ۱۸۹۴ء میں بی اے کی سند لی۔ بی اے میں ریاضی میں اول آنے پر انہیں ایک طلائی تمغہ بھی ملا۔ علی گڑھ میں مولوی صاحب کو سر سید سے قریب رہنے کا موقع ملا شبلی کی شاگردی کا بھی یہیں افتخار ملا۔ مولانا حالی سے مراسم بھی یہیں پیدا ہوئے تھے۔ تعلیم کے بعد مولوی صاحب اپنے دو دوستوں مولوی ظفر علی خان اور مولوی محفوظ علی کے ساتھ بمبئی گئے۔ وہاں اخبارات وغیرہ میں مضامین لکھنے کے علاوہ تجارت بھی کی لیکن اس میں کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ ۱۸۹۵ء میں نواب محسن الملک کا ایک سفارشی خط لے کر حیدرآباد گئے اور افسر الملک کے مدرسے میں ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ رسالہ "افسر" بھی اسی زمانے میں نکالا۔ بعد ازاں رسالہ "حسن" کی ایڈیٹری بھی کی اس کے بعد مدرسہ آصفیہ کی صدر مدرسی کی۔ محکمہ تعلیم حیدرآباد سے منسلک ہو کر اورنگ آباد میں مہتمم تعلیمات بھی رہے عثمانیہ یونیورسٹی بنی تو اس کے دارالترجمہ کے پہلے ناظم بنے اور پھر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ کے صدر ہوئے۔ اس جامعہ کی تشکیل میں مولوی صاحب کی کوششوں کو بہت دخل تھا اصل خاکہ یہیں کا تیار کردہ تھا۔ ۱۹۱۲ء میں مولوی صاحب انجمن کے سیکریٹری بنے اور تقسیم ہند تک اس عہدے پر فائز رہے۔ ۱۹۳۵ء میں انجمن کا صدر مقام دہلی قرار پایا اور مولوی صاحب بھی یہیں آ گئے۔ ۱۹۴۷ء میں کراچی آ گئے وہاں انجمن قائم کی ۱۹۴۸ء میں اردو کالج قائم کیا جو پاکستان کا سب سے بڑا غیر سرکاری کالج ہے۔ مولوی صاحب کو الہ آباد اور علی گڑھ کی یونیورسٹیوں سے ڈی لٹ اور پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگریاں بھی ملیں انہوں نے ترویج اردو کے لئے برصغیر ہند و پاکستان کے گوشے گوشے کا سفر کیا۔ لیکن کسی غیر ملک میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مولوی صاحب کا انتقال ۱۶ اگست ۱۹۶۱ء کو کراچی میں ہوا اور انجمن ترقی اردو کے صدر دفتر کے احاطے میں مدفون ہوئے۔

مولوی صاحب کی ادبی و علمی زندگی کا آغاز علی گڑھ میں طالب علمی کے زمانے سے ہو گیا تھا۔ مختلف اخبارات و رسائل میں انہوں نے مضامین لکھے۔ حیدرآباد میں "افسر" "حسن" اور سہ ماہی "اردو" کی ادارت کے سلسلے میں انہوں نے علمی و ادبی موضوعات پر کم و بیش دو سو مضامین لکھے۔ انہوں نے جو کتابیں مرتب، تالیف اور تصنیف کیں ان کی فہرست یہ ہے۔

(۱) اردو کی تحقیقت نو لیہ تعلیم ساتھیں (تصنیف)
(۲) اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئلہ (اردو)
(۳) اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئلہ (انگریزی)
(۴) اردو صرف و نحو۔
(۵) اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام۔
(۶) انتخاب داغ (ترتیب)
(۷) انتخاب کلام میر (ترتیب)
(۸) انجمن ترقی اردو کا المیہ
(۹) سوری اسٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری (ترتیب)
(۱۰) باغ و بہار (ترتیب)
(۱۱) پاکستان میں اردو کا المیہ
(۱۲) تذکرہ ریختہ گویان (ترتیب)
(۱۳) تذکرہ مخزن شعرا (ترتیب)
(۱۴) مخزن نکات (ترتیب)
(۱۵) گلشن ہند (ترتیب)
(۱۶) نکات الشعرا (ترتیب)
(۱۷) چمنستان شعرا (ترتیب)
(۱۸) چند ہم عصر
(۱۹) مثنوی خواب و خیال (ترتیب)
(۲۰) خطبات عبدالحق
(۲۱) دریائے لطافت (ترتیب)
(۲۲) ذکر میر (ترتیب)
(۲۳) سب رس (ترتیب)
(۲۴) سر سید احمد خان حالات و افکار
(۲۵) قطب مشتری (ترتیب)
(۲۶) قدیم اردو
(۲۷) گلشن عشق (ترتیب)
(۲۸) تذکرہ گل عجائب (ترتیب)
(۲۹) مرحوم دہلی کالج
(۳۰) مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر
(۳۱) ملک الشعرا بیجاپور، نصرتی
(۳۲) تذکرہ ہندی (ترتیب)
(۳۳) تذکرہ ریاض الفصحا (ترتیب)
(۳۴) تذکرہ عقد ثریا (ترتیب)
(۳۵) مقدمات عبدالحق
(۳۶) تبصرات عبدالحق
(۳۷) تنقیدات عبدالحق
(۳۸) لغت کبیر اردو (زیر طبع)
(۳۹) مکتوبات عبدالحق مرتبہ جلیل قدوائی
(۴۰) مکتوبات بابائے اردو مرتبہ حکیم امامی
(۴۱) اردو نے معلیٰ (خطوط) مرتبہ سید ہاشمی فرید آبادی۔
(۴۲) بچوں کے خطوط (دو جلد)
(۴۳) العالم اسلامی
(۴۴) خطوط عبدالحق مرتبہ اکرام الدین صدیقی
(۴۵) افکار عبدالحق مرتبہ آمنہ صدیقی

مشعل ہدایت

علامہ اقبالؒ

علامہ اقبال کا نام نہ صرف علم و ادب اور فلسفہ میں لیا جاتا ہے بلکہ پاکستان کے بانیوں میں سے تصور کئے جاتے ہیں۔ ۱۸۷۳ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۱۹۳۸ء بتاریخ ۲۱ اپریل لاہور میں انتقال ہوا۔ پیام مشرق، بال جبریل، بانگ درا اور ضرب کلیم ان کی شعری مجموعات ہیں۔

○

○ قطرہ سمندر میں مل کر فنا ہو جاتا ہے اور یہی قطرہ رہبر سمندر بنا چاہتا ہوں۔

○ عالم علم ہر وقت ہے صورت قدم پر

○ صاحب امروز وہی ہوتا ہے جو زمانے کے سمندر کا غواص ہو۔

○ گر جھکا تو غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن۔

○ شکوہ و جواب ایک دوسرے کی ضد نہیں ان دونوں کا سرچشمہ ایک ہے۔

○ انسان قدرے مختار ہے قدرے مجبور لیکن جب یہ اپنی ہستی تک پہنچا ہو کاملاً مختار ہے تو زندان جبر سے آزاد ہو جاتا ہے۔

○ جب تک قوموں کو خود اپنی اصلاح کا خیال نہیں آتا قدرت بھی انہیں درست نہیں کرتی ہے۔

○ مومن ریشم کی طرح نرم اور فولاد کی طرح سخت ہوتا ہے۔

○ علم چار چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔ تاریخ، مطالعہ کائنات، مشاہدۂ دل اور ذہن سے۔

○ اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی۔

○ انسان ایک حقیقی فعالیات ہے۔ ایک صعودی روح جو اپنے عروج میں ایک وجود سے دوسرے میں قدم رکھتی ہے۔

○ مجھے ان نوجوانوں سے محبت ہے جو ستاروں پر کمندیں ڈالتے ہیں۔

○ زندگی وہ فرصت ہے جس میں مومن کو عمل کے بے شمار مواقع ملتے ہیں اور موت اس کا پہلا امتحان ہے یہ دیکھنے کیلئے کہ اس نے اپنے اعمال کی شیرازہ بندی میں کتنی کامیابی ہوئی۔

○ مذہبی زندگی تین ادوار سے گزرتی ہے اول ایمان دوم فکر اور آخر معرفت جس میں حقیقت مطلقہ سے براہ راست رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔

اچھی سچی باتیں

خالص اپنی مادی دنیا کے نفع و نقصان ہی کے لحاظ سے غور فرمایئے کہ عزت و شرافت کا کیسا جھوٹا معیار آپ نے قائم کر رکھا ہے اور ضروری و مفید پیشوں کے مقابلہ میں غیر ضروری اور نمائشی پیشوں کو کیسی بے محل وقعت و اہمیت آپ نے دے رکھی ہے۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

ایک وکیل صاحب آپ سے ملنے کو تشریف لاتے ہیں۔ آپ ان کی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ایک ڈپٹی صاحب آپ کے ہاں کبھی کرم فرما ہوں آپ اسے اپنی انتہائی عزت افزائی سمجھتے ہیں اور ان کے لیے فرش راہ بن جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب کبھی آپ کے مکان کی جانب رخ کرتے ہیں آپ ان کی ہر طرح خاطر داریوں میں لگ جاتے ہیں ضلع کلکٹر صاحب کے بنگلے پر بار بار حاضری دینے کو آپ اپنے فرائض میں داخل سمجھتے ہیں اور راستہ گلی میں جب کبھی وہ مسکرا کر آپ کا سلام نیاز قبول کر لیتے ہیں تو آپ اسی کو اپنے فخر و شرف کے لیے کافی سمجھ لیتے ہیں ایک طرف آپ کے وسعت اخلاق کی، آپ کے تواضع و انکسار کی یہ حالت ہے۔ دوسری طرف یہ منظر ہے کہ آپ ہی کے محلے میں ایک بوڑھے پیر صاحب اپنے مکان کے کھنڈر میں اکیلے پڑے رہتے ہیں آپ ان کی طرف کبھی بھولے سے بھی رخ نہیں کرتے آپ کی حویلی سے چند ہی قدم کے فاصلے پر ایک نابینا بیوہ رہتی ہیں۔ ان کی دہلیز پر آپ عید بقر عید بھی کبھی قدم نہیں رکھتے آپ کے مکان کے قریب ہی کچھ کنجڑے اور دھنئے آباد ہیں۔ ان کے ہاں بیماری و موت کے سخت سے سخت واقعات میں بھی آپ کو شرکت کا اتفاق نہیں ہوتا۔ آپ کی ڈیوڑھی سے کچھ ہی فاصلہ پر چند چماروں کے گھر ہیں ان کے سلام کے جواب میں زبان ہلانا یا ہاتھ اٹھانا الگ رہا سر سے اشارہ کرنے میں بھی آپ تکلیف نہ سہی تو تکلف ضرور محسوس کرتے ہیں!

غرض جس شہر یا بستی میں آپ رہتے ہیں وہاں آبادی کو آپ نے دو طبقوں میں تقسیم کر لیا ہے ایک میں وہ خوش نصیب افراد ہیں جنہیں آپ اپنے سے بڑا یا کم سے کم اپنے برابر تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے یہاں آتے جاتے ہیں۔ ان کے یہاں تحفہ و تحائف بھیجتے ہیں ان کی دعوتیں کرتے ہیں اور ان کی عزت و تعظیم کرتے ہیں دوسرے طبقہ میں وہ بدنصیب ہستیاں ہیں جنہیں ان سارے حقوق سے آپ محروم کر چکے ہیں وہ صرف اس واسطے ہیں کہ آپ کی خدمتیں کریں آپ کو جھک جھک کر سلام کریں وہ اگر دعوت کریں تو اس کے قبول کرنے میں آپ کی کسر شان! ان کے ہاں شادی ہو، موت ہو، ان کے دروازہ تک جانا آپ کی عزت و شرافت کی توہین! یہ "شریفوں" اور "رذیلوں"، "برابری والوں" اور "کمینوں"، "ہمسروں" اور "نیچ لوگوں" کی تفریق آپ نے اور آپ کے بزرگوں نے پشتہا پشت سے قائم کر رکھی ہے اس کے مٹانے کی درخواست ہرگز نہیں کی جاتی آپ کو اختیار ہے کہ اسے بشوق تمام قائم رکھیں۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ یہ تفریق آخر کس بنیاد پر قائم کی گئی ہے؟ اللہ کے کسی حکم پر؟ رسول کے کسی فرمان پر؟ خلفائے راشدین ائمہ فقہ، اکابر صوفیہ کے کسی ارشاد پر؟ اخلاق کے کسی فتوے پر؟ عقل کے کسی اصول پر؟

اللہ کے ہاں عزت کا حقدار وہ لاکھوں روپے کی جائداد رکھنے والا بڑا تعلقدار ہے جس کی آمدنی کا ہر جز و شرعی حیثیت سے مشکوک و مشتبہ و ناقابل اطمینان ہے۔ یا وہ سر پر ٹوکری رکھ کر پھیری کرنے والا کنجڑا جسے آپ اپنے پاس بٹھانے کے بھی روادار نہیں ہوتے؟ جائز آمدنی ان سیٹھ صاحب کی ہے جو مسلمان ہو کر دھڑلے سے سودی کاروبار میں روپیہ لگائے ہوئے ہیں، یا اس کہار کی جو صبح سے شام تک ڈولیاں ڈھو ڈھو کر اپنی مشقت سے شام کو مزدوری کما کر لاتا ہے؟ بستی کے لیے اس چمار کا وجود زیادہ ضروری ہے جو آپ کا جوتا گانٹھتا ہے یا ان وکیل صاحب کا جن کا کام صرف یہ ہے کہ بڑی سے بڑی فیس اپنی جیب میں رکھ کر مقدمہ بازی کی آگ کو اور ہوا دیتے رہیں؟ بستی میں اگر کوئی جلاہا نہ رہا، تو آپ زیادہ نقصان و تکلیف محسوس کریں گے یا اس سے کہ سرکاری کے انجینئر اور ساہوکاروں کے دو ایک دفعہ رخصت کر دیئے جائیں۔ عقیقی و دو حرفت کا نام بار بار آنے سے آپ کے ذہن کو دحشت ہوتی ہے تو جانے دیجیے

اقبالؒ کا فلسفۂ تقدیر

محمد رفیق احمد خان

علامہ اقبال کا فلسفۂ حیات یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا کوئی نہ کوئی مثبت مدعا یا مقصد (AIM, PURPOSE) ہونا چاہیے۔ مقصد دار زندگی کا حامل انسان ہی سیاسی، مذہبی اور معاشرتی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ وہ سلطنتیں قائم کرتا ہے اور دنیا کو آئین و قوانین عطا کرتا ہے اور ہر ایک انسان کا مقصد حیات مختلف ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

زندگانی را بقا از مدعا است
کاروانش را درا از مدعا است
مدعا راز بقائے زندگی
جمع سیماب قوائے زندگی
چوں حیات از مقصدے محروم شود
ضابطہ اسباب ایں عالم شود

اور زندگی کا اصل راز یوں بتایا ہے:

ما ز تخلیق مقاصد زندہ ایم
از شعاع آرزو تابندہ ایم

اقبال کے نزدیک کسی بھی مقصد حیات کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل عناصر ضروری ہیں:

۱۔ خواہش یا آرزو (WILL OR DESIRE, MISSION OR AMBITION).
۲۔ ایمان یعنی یقین اور اعتماد یا خود اعتمادی اور قوت ارادی (FAITH OR CONFIDENCE OR WILL-POWER)
۳۔ جستجو یا جہد مسلسل یعنی کوشش پیہم یا ہمت۔ (PERSISTENT EFFORTS)
۴۔ امید کامل۔ (DEFINITE HOPE OR OPTIMISM)
۵۔ کامیابی مقصد اور تسخیر تقدیر (SUCCESS OR CONQUEST OF DESTINY)

مندرجہ بالا عناصر کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱۔ خواہش یا آرزو (WILL OR DESIRE)

انسان کے جسم میں یہ صلاحیت آتی ہے کہ اس کا علم کی کمی سے ... اور عقل سے مشکل ... جو آرزو ... اور کائنات کی ... خود تشکیل کرے۔ انسان توانائی یا قوتوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس کی منظم تربیت کو تمام نعمت ... انسان کو اللہ نے ایسی قوت دی ہے جس کی وساطت سے وہ زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اور ... کے لوازم پر غور کر سکتا ہے۔ اس کی گرفت ایسی زبردست ہے کہ قدرت کے قوانین کو معلوم کر کے ان سے پورا استفادہ کر سکتا ہے اور اپنے لوازم کے رخ کو متعین کر سکتا ہے۔ انسانی سیرت کا تقاضا ہے کہ جوں جوں ... اس میں سختی اور پختگی پیدا ہوتی چلی جائے۔ اقبال فرماتے ہیں:

زندگی در جستجو پوشیدہ است
اصل او در آرزو پوشیدہ است

آرزو جان جہان رنگ و بو است
فطرت ہر شے امین آرزو است
گرم خون انسان ز داغ آرزو
آتش ایں خاک از چراغ آرزو

اور فرمایا کہ:

... از آرزو ...
... زندگی ...
... از آرزو ...
آرزو را در دل خود زندہ دار
تا نگردد مشت خاک تو مزار

اور یہ کہا:

متاع بے بہا ہے درد و سوز آرزو مندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شان خداوندی

یعنی میری آرزو کی وسعتیں جو مقام بشریت نے ... (UNLIMITED OR INFINITE) ... ہیں کہ شان خداوندی بھی اس پر رشک کرتی ہے اور میرے لیے مقام آدمیت ... شان خداوندی سے بڑا ہے۔

۲۔ ایمان یا یقین محکم یعنی خود اعتمادی اور قوت ارادی۔ FAITH OR CONFIDENCE OR (WILL POWER)

تکمیل آرزو کی دوسری لازمی شرط یقین محکم یا ایمان ہے۔ مقصد حیات کی تکمیل کے لیے زندہ ایمان اور یقین محکم ضروری ہیں۔ یقین قوت عمل اور جوش انقلاب پیدا کرتا ہے اور ناموافق اور ناسازگار حالات کو آرزو کے مطابق ڈھالتا ہے۔ ایمان سے وہ جرأت اور قوت پیدا ہوتی ہے جو مقصد حیات کی تکمیل کا راستہ دکھاتی ہے۔ یقین ... کو پامال کر دیتی ہے۔ اور انسان کو خدا کا راز دان بنا دیتی ہے۔ یقین کے سہارے انسان کوشش پیہم میں جتا ہوا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنا مقصد حیات حاصل کر لیتا ہے اور منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

حیات جاوداں اندر یقین است
رہ تخمین و ظن گیری و میری!
خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے
کہاں آباد ہستی میں یقین مرد مسلماں کا
بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی

اور یہ کہ:

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا
مئے یقیں سے ضمیر حیات ہے پرسوز
نصیب مدرسہ یا رب یہ آب آتشناک
سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار
غلامی سے بدتر ہے بے یقینی!!

اور فرمایا کہ:

یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیر ملت ہے
یہی قوت ہے جو صورت گر تقدیر ملت ہے
گرماؤ غلاموں کا لہو سوز یقیں سے
کنجشک فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو
یقیں پیدا کر اے غافل یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری
یقیں مثل خلیل آتش نشینی
یقیں اللہ مستی، خود گزینی

۳۔ عمل پیہم یا جہد مسلسل۔
UN-ENDING STRUGGLE OR PERSISTENT EFFORTS

مقصد حیات کے حصول اور لگاتار جد و جہد لازم و ملزوم ہیں اور اس کوشش ناتمام اور عمل پیہم میں خدا بھی انسان کا ساتھ دیتا ہے۔ بشرطیکہ پہل (INITIATIVE) انسان کی طرف سے ہو۔ اگر انسان پہل نہیں کرتا۔ اپنی ذات کی وسعتوں، تخلیقی قوتوں اور گوناگوں خدا داد صلاحیتوں کو ترقی نہیں دیتا تو اس کی روح پتھر کی طرح بے جان اور سخت ہو جاتی ہے اور وہ گر کر بے جان مادے کی سطح پر جا پہنچتا ہے۔ انسان اپنی ذہنی، جسمانی اور نفسیاتی اور تخلیقی قوتوں کو بروئے کار لا کر ہی اپنا مقصد حیات حاصل کر سکتا ہے۔ نہ کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ کر وہ اپنا مقصد پائے گا۔ قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

یعنی انسان کو کچھ نہیں ملتا مگر اپنی کوشش سے۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ

یعنی انسان محنت اور مشقت کے لیے پیدا کیا گیا۔ اور علامہ اقبال کے فلسفۂ تقدیر کا ماخذ بھی قرآن حکیم ہی ہے جیسا کہ فرمایا:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

... کا ارشاد ہے:

"بلاشبہ ہر شخص سے اس کی آنکھ، کان اور دل کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

اور اقبال فرماتے ہیں:

IF HE DOES NOT TAKE INITIATIVE, IF HE DOES NOT EVOLVE THE INNER RICHES OF HIS BEING, IF HE CEASES TO FEEL THE INWARD PUSH OF ADVANCING LIFE, THEN THE SPIRIT WITHIN HIM HARDENS INTO STONE AND HE IS REDUCED TO THE LEVEL OF DEAD MATTER
(LECTURE: P. 12)

علامہ اقبال کے مندرجہ ذیل کلام سے جہد مسلسل اور کوشش پیہم کی اہمیت کا پتہ بخوبی چلتا ہے:

پختہ تر ہے گردش پیہم سے جام زندگی
ہے یہی اے بے خبر راز دوام زندگی
قوت ایمان فزاید در عمل

مردہ آں ایماں کہ ناید در عمل
زندگی بخشد ز اعجاز عمل
می کند تجدید انداز عمل

اور:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
یہی آئین قدرت ہے یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہ عمل میں گامزن محبوب فطرت ہے
راز حیات پوچھ لے خضر خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے
اسی کشمکش پیہم سے زندہ ہیں اقوام
یہی ہے راز تب و تاب ملت عربی

اور فرمایا کہ:

وہ یک گام ہے ہمت کے لیے عرش بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلماں سے معراج کی رات
ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہ نو
کمال کس کو میسر ہوا ہے بے تگ و دو
... تدبیر کن
... تدبیر کن

راز ہے ... تقدیر جہان تگ و تاز
جوش کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز

صف جنگاہ میں مردان خدا کی تکبیر
جوش کردار سے بنتی ہے خدا کی آواز

در عمل پوشیدہ مضمون حیات
لذت تخلیق قانون حیات

حکمت و تدبیر سے صورت گر تقدیر کر
عزم و استقلال سے دنیا کی تعمیر کر

سمجھتا ہے تو راز ہے زندگی
فقط ذوق پرواز ہے زندگی
سفر زندگی کے لیے برگ و ساز
سفر ہے حقیقت حضر ہے مجاز

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی

اور فرمایا کہ کائنات کا ہر ذرہ محو گردش ہے اور حیات انسانی مسلسل تحریک کا نام ہے۔
LIFE IS DYNAMIC

فریب نظر ہے سکون و ثبات
تڑپتا ہے ہر ذرۂ کائنات
... وقت ...
... ہر زمانہ ...

اور علامہ اقبالؒ کا نظریہ یا فلسفۂ عمل یہ ہے کہ عمل یا کوشش ... فقط زمانہ حال میں ہو کر ماضی اور مستقبل کو سہارا بنایا جائے۔ جو ساعت گزر گئی وہ قیامت تک لوٹ کر نہیں آ سکتی۔ لہٰذا حال کی اہمیت کو اقبال نے یوں واضح فرمایا:

کسی نے دوش دیکھا ہے نہ فردا
فقط امروز ہے تیرا زمانہ
...
...
عجب چیز ہے احساس زندگانی کا
عقیدہ عشرت امروز ہے جوانی کا

اور فرمایا کہ:

فردا پہ ... کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائق ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

اور دعا کی کہ:

احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

اور ... اگر آج کی ... کل ... کا قدم ... اور ... ایک فلسفی نے ... کہا ہے:

"THE FUTURE OF THE FUTURE IS IN THE PRESENT."

اگر امروز تو تصویر دوش است
بخاک او شرار زندگی نیست

اقبال کے نزدیک وقت، عمر یا زندگی کا سب سے بیش قیمت سرمایہ ... اور وقت کے ایک ایک لمحے کا ... استعمال کرنا ...

قرآن اور آپ کا گھر

کیا آپ کے گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے؟

بالغ افراد میں سے کتنے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں؟

کیا بچوں کو قرآنی قصص و واقعات سنائے جاتے ہیں؟

کیا گھر میں قرآن کی آیات اور احکام پر باتیں ہوتی ہیں؟

بڑوں اور بچوں کو قرآن میں سے کیا کچھ یاد ہے؟

بڑوں اور بچوں میں سے قرآن کا مفہوم سمجھنے یا ترجمہ جاننے والا بھی کوئی ہے؟

کیا گھر میں قرآن کو سمجھنے کیلئے ترجمے یا تفسیریں وغیرہ موجود ہیں؟

کیا قرآنی آیات یا ان کے تراجم کے کتبے دیواروں پر آویزاں ہیں۔

کیا گھر کے مرد یا خواتین کسی حلقۂ درس قرآن میں حصہ لیتی ہیں؟

محض آپ کے غور و خوض کیلئے

سعید ویڈیو رینٹل اینڈ سروس

ہندوستان کی نئی فلمیں گھر بیٹھے دیکھئے

پیر تا جمعہ کسی بھی ایک فلم کا کرایہ صرف دس ڈالر

ہفتہ اور اتوار کیلئے صرف پندرہ ڈالر

اپنی پسندیدہ فلمیں آج ہی بک کرائیے

فون نمبر 292-0033

1350 KENNEDY ROAD

PHONE 292 0033

اقبالؒ کا بیان

"میرے والد بزرگوار ایک روز گھر آ رہے تھے، ہاتھ میں رومال تھا، رومال میں تھوڑی سی مٹھائی، راستے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کتا بھوک کے مارے دم توڑ رہا ہے۔ اس کی حالت دیکھ کر ان سے رہا نہ گیا، مٹھائی سمیت رومال اس کے آگے ڈال دیا، بیچارے نے مٹھائی کھانا شروع کر دی۔ مٹھائی کھا چکا تو اب معلوم ہوتا تھا جیسے اسے پانی کی طلب ہے۔ والد ماجد نے اسے کسی نہ کسی طرح پانی بھی پلا دیا۔ رات کو سوئے تو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مکان ہے جس میں مٹھائی کے طبق کے طبق رکھے ہیں۔ صبح آنکھ کھلی تو اس احساس کے ساتھ کہ یہ اس نیک عمل کا ثمرہ تھا جو کل ان سے سرزد ہوا۔ چنانچہ اس روز سے انہیں یقین ہو گیا کہ ہمارے دن پھرنے والے ہیں۔"

(سید نذیر نیازی: اقبال کے حضور)

اقبال کا مستقل موضوع انسان کی عظمت اور اس کی سربلندی ہے

یومِ اقبال کے موقع پر حلقۂ ادب اسکاربرو میں یہ مضمون پڑھا گیا

—— فیض احمد فیض

یہ نہ فلسفی ہوں نہ مفکر مجھے نہ علامہ اقبال کے پیغام کی اہمیت سے انکار ہے نہ ان کے فلسفے کی دوررسی سے لیکن یہ پیغام اور یہ فلسفہ جس وسیلے سے ہمیں پہنچا ہے وہ وسیلہ تو شعر ہے اور علامہ اقبال کے بارے میں آج کل علمی بحث، تقریریں جو ہیں اور تحریریں جو موجود ہیں ان میں اس بات کو اکثر فراموش کیا جاتا رہا ہے کہ ان کے کلام اور ان کے فلسفے کی مقبولیت عوام میں ان کا رسوخ جس وسیلے کی وجہ سے ہوا ہے اس کا بھی کوئی تجزیہ کرنا چاہیے۔ اس کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ یہ آج کل بحث چل رہی ہے عرصہ دراز سے چل رہی ہے کہ علامہ اقبال بنیادی طور پر شاعر تھے یا فلسفی، ان کا پیغام اولیٰ ہے یا ان کی شاعری فائق ہے۔ یہ تو ایک طرح سے بیکار بحث ہے۔ اس طرح سے بیکار بحث ہے کہ کوئی خیال بغیر الفاظ کے وجود میں آتا نہیں ہے اور الفاظ بغیر معنی کے کوئی وجود نہیں رکھتے ہیں۔ اس لیے کسی شاعر کے پیغام کو اس کی شاعری سے الگ کرنا بالکل بیکار سی چیز ہے لیکن ہم یہ کرتے اس لیے ہیں کہ ہمارے زمانے میں تعداد میں فلسفہ اور حکمت کا ...

[illegible]

کلامِ شاعرِ مشرق

اظہر راز

کلامِ شاعرِ مشرق نشانِ عظمتِ فن ہے — دلیلِ صبحِ روشن ہے کلامِ شاعرِ مشرق

خودی کا درس پیغامِ عمل تحریکِ بیداری — حقیقت کا نشیمن ہے کلامِ شاعرِ مشرق

کلامِ شاعرِ مشرق نظامِ حق کا مظہر ہے — یہ فکر و فن کا زیور ہے کلامِ شاعرِ مشرق

ادب کی روشنی اردو زباں کی آبرو بھی ہے

حقائق کا سمندر ہے کلامِ شاعرِ مشرق

علامہ اقبال کے محبوب مشائخ

مولانا اعجاز الحق قدوسی

حکیم الامت علامہ اقبال کی شاعری اور شخصیت پر جن علماء اور مشائخ نے گہرا اثر قائم کیا، جس کا اعتراف علامہ اقبال نے اپنے شعری مجموعوں میں جابجا کیا ہے۔ تاہم ان صوفیائے کرام اور بزرگان دین کا تذکرہ علیحدہ کتابی صورت میں مدون کرنا ایک تحقیقی اور کاوشی طلب مسئلہ تھا۔ ممتاز مورخ اور کئی بلند پایہ کتابوں کے مصنف جناب مولانا اعجاز الحق قدوسی نے ایک ضخیم کتاب اقبال کے محبوب صوفیاء ترتیب دے کر تشنگان اقبالیات کی اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ علامہ اقبال کے یوم وفات کے موقع پر اقبال اکادمی پاکستان لاہور کے شکریہ کے ساتھ چند جستہ جستہ واقعات اور تذکروں کی تلخیص پیش کی جا رہی ہے تاکہ اقبال کی شخصیت اور شاعری کا یہ فکری پہلو اجاگر ہو سکے بلکہ ایمان راسخ اور تصوف کے حوالے سے اقبال کا مقام و مرتبہ متعین کرنے میں آسانی ہو۔ ادارہ

شیخ عبدالقدوس گنگوہی

حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے اپنے خطبات کے پانچویں خطبے میں اسلامی ثقافت کی روح کے عنوان سے حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ کی روحانی اور علمی جلالت و شان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کے اس قول پر کہ:۔

"محمد مصطفیٰؐ بر فلک الافلاک رفت و باز گردید واللہ ما باز نگردیم" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ ؛۔

"یہ مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے الفاظ ہیں جن کی نظیر تصوف کے سارے ذخیرۂ ادب میں مشکل ہی سے ملے گی۔ شیخ موصوف کے اس ایک جملے سے ہم اس فرق کا ادراک نہایت خوبی سے کر لیتے ہیں جو شعور ولایت اور شعور نبوت میں پایا جاتا ہے۔ صوفی نہیں چاہتا۔ واردات اتحاد میں اسے جو لذت و سکون حاصل ہوتا ہے اسے چھوڑ کر واپس آئے۔ اگر آئے بھی جیسا کہ اس کا آنا ضروری ہے تو اس سے نوع انسانی کے لئے کوئی خاص نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ برعکس اس کے نبی کی باز آمد تخلیقی ہوتی ہے۔ وہ ان واردات سے واپس آتا ہے کہ زمانے کی رو میں داخل ہو جائے اور پھر ان قوتوں کے غلبہ و تصرف سے جو عالم تاریخ کی صورت گری میں۔ مقاصد کی ایک نئی دنیا پیدا کرے۔"

آپ کا اسم گرامی عبدالقدوس ہے آپ کے والد محترم کا نام نامی شیخ اسمٰعیل اور آپ کے دادا کا نام شیخ صفی الدین تھا۔ آپ کا سلسلۂ نسب آخر میں حضرت امام ابو حنیفہ سے جا ملتا ہے آپ کے خاندان کے سب سے پہلے بزرگ جو غزنی سے ہندوستان تشریف لائے وہ شیخ نظام الدین تھے۔ جو ہلاکو خان کے فتنے کے بعد ساتویں صدی ہجری میں اپنے صاحبزادے شیخ نصیر الدین کے ساتھ علاؤ الدین خلجی کے عہد حکومت میں دہلی پہنچے۔

خسرو شیریں زباں

حضرت امیر خسرو کا نام ابوالحسن لقب یمین الدین اور تخلص خسرو ہے۔ ان کے والد محترم امیر سیف الدین محمود ترک تھے شہر کش کے رہنے والے تھے اور چنگیز خان کی یلغار کے زمانے میں وہ وہاں سے فرار ہو کر ہندوستان کے ایک شہر پٹیالی عرف مومن آباد ضلع ایٹہ (یو۔پی) میں آ کر سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے فارسی کی قدیم کتابیں اور شاعری کا گہرا مطالعہ کیا۔

امیر خسرو کے نانا عماد الملک تھے جو ایک بڑے معزز اور متمول مسلمان سردار تھے۔ سلطان شمس الدین التمش کے زمانے میں کسی بڑے عہدے پر فائز تھے۔ امیر خسرو کی والدہ صاحبہ بڑی صاحب علم و فضل بزرگ تھیں۔

حضرت امیر خسرو ان بزرگوں میں ہیں جن کے سوز و گداز سے متاثر ہو کر علامہ اقبال نے خدائے تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ خدائے تعالیٰ انھیں اپنی نعمتوں کے خزانے سے سوز خسرو عطا فرمائے ارمغان حجاز میں اس تمنا کا اظہار کرتے ہوئے یوں گویا ہیں:

عطا کن شور رومی، سوز خسرو
عطا کن صدق و اخلاص سنائی
چناں با بندگی در ساختم من
نگیرم گر مرا بخشی خدائی

نا سنگا سیلی میں کو حقیقت کی طرف موڑتے ہیں۔ اور ایک غزنوی کا فتوحات اور معرکوں کو فانی اور زوال پذیر ... قرار دیتے ہیں۔

ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہ نو
کمال کس کو میسر ہوا ہے بے تگ و دو

قفس کی تیلیوں سے چھن رہا ہے نور سا
جسے نصیب نہیں آفتاب کا پرتو
بہے نہ سنگ و غزنی کے سر کے ساقی
ہمیشہ تازہ و شیریں ہے نغمۂ خسرو

نفحات الانس میں ہے کہ:

سلطان مبارک شاہ خلجی کی وفات کے بعد خسرو شیخ نظام الدین اولیاءؒ کی خدمت میں رہنے لگے اور ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ چالیس سال تک صائم الدہر رہے۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت شیخ نظام الدین کے ہمراہ ... کیا۔ اور پانچ مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

حضرت شیخ حسام الحق ضیاء الدینؒ

شیخ حسام الحق ضیاء الحق مولانا روم کے خاص دوستوں اور مریدوں میں سے تھے۔ مولانا نے مثنوی شریف ان ہی کی فرمائش پر لکھی تھی چنانچہ ہر دفتر کے آغاز میں ان کا ذکر کیا ہے۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی نے حاشیے میں ... اس قدر اضافہ کیا کہ اس بزرگ کا نام متعین کر دیا۔ اور یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ وہ حسام الدین چلپی ہیں۔ جو مولانا روم کے مرید و خلیفہ تھے۔ اور جن کی فرمائش پر مولانا نے مثنوی لکھی تھی۔

مولانا حسام الدین چلپی اصلاً ترک اور نسلاً کرد تھے اور روم کے مشہور خاندان اخی سے تعلق رکھتے تھے۔ جب وہ مولانا روم کی خدمت میں آئے تو انہوں نے اپنا کل مال مولانا کی خدمت میں صرف کر دیا۔ مولانا کا بے حد ادب کرتے تھے پاس ادب اس قدر تھا کہ مولانا کے وضو خانے میں کبھی وضو نہ کرتے، سخت سردی میں بھی جبکہ برف پڑتی ہوتی گھر جا کر وضو ...

رکھتے تھے مولانا بھی ان سے بے حد شفقت فرماتے ہیں۔

علامہ اقبال علیہ الرحمہ اسلامی فکر و روایات سے بے حد عاشق تھے۔ وہ عجمی تہذیب و روایت کو اور اس فکر و نظر کو جو شعر و ادب میں ہمیں عجم نے بخشا ہے، سخت ناپسند کرتے تھے انہوں نے جابجا اپنے کلام میں اس برصغیر پاک و ہند کے نوجوان شعراء اور ادیبوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ زندگی کی صحیح حقیقتوں کو پیش کر کے ایسا تعمیری ادب تخلیق کریں جس کا اکتساب۔ انہوں نے قناعت و تشنگی سے کیا ہو وہ اپنے ادب سے اپنے خدو خال کو پھیلا ہیں۔ جو ابھر کے سامنے بغیر کو پڑھنے اور قلب و روح کو گرما دے۔ یہ اسرار خودی میں حقیقی شاعری کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

سینۂ شاعر تجلی زار حسن
خیزد از سینائے او انوار حسن

خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ

علامہ اقبال اوائل جوانی میں ہی جس بزرگ کے شیدائی ہیں۔ وہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رہ ہیں۔ وہ آپ کے مزار مبارک کی زیارت کو دل کی زندگی بتلاتے ہیں۔ اور آپ کی محبت میں رنگ محبوبی کو پنہاں فرماتے ہیں۔ وہ حصول علم کے لئے یورپ جاتے ہوئے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بصد خلوص و نیاز حاضر ہوتے ہیں اور آپ کے آستانے پر دعا کے طالب ہوتے ہیں کہ دعا کیجیے کہ مجھے وہ مقام بلند عطا ہو کہ میں اپنے ہم سفروں کا منزل مقصود بنوں۔ جب نظم کو وہ تاثیر عطا ہو کہ میری فکر حسین اور حرف دل نشین ہو۔ دکھی انسانیت کا مداوا ہو۔ میری زبان قلم سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ میری نوا کہ وہ سوز عطا کر جو دلوں میں اتر جائے۔ ان تمام تاثرات سے وہ نظم جو بانگ درا میں ہمیں التجائے مسافر کے عنوان سے ملتی ہے اس نظم کے کچھ اشعار یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا

نہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا

علامہ کی ایک اور نظم جو حضرت سلطان المشائخ سے ان کی دلی عقیدت کی ترجمان ہے۔ یہ نظم انہوں نے اس وقت لکھ کر درگاہ حضرت نظام الدین رہ دہلی بھیجی تھی جب کہ ان کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کسی مصیبت میں گرفتار تھے۔ اور علامہ ان کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کا اسم گرامی محمد، والد کا نام سید علی اور نانا کا نام سید عرب تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رہ کی ولادت ۲ صفر ۶۳۶ھ کو ہندوستان کے مشہور شہر بدایوں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم بدایوں میں مولانا علاؤ الدین اصولی سے حاصل کی پھر دہلی میں آپ نے مولانا شمس الدین خوارزمی اور مولانا کمال الدین سے تعلیم حاصل کی۔

۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ کو حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین دہلوی نے وفات پائی۔ نماز جنازہ حضرت شیخ الاسلام رکن الدین نبیرہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی نے پڑھائی۔ حضرت محبوب الٰہی رہ نے ساری عمر تجرد میں گزاری اس لئے آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ

حضرت جنید بغدادی ان بزرگوں میں سے ہیں کہ جن سے علامہ اقبال کو غیر معمولی محبت و عقیدت تھی اور جنہیں وہ اپنی شاعری میں بطور نمونہ و مثال پیش کرتے ہیں۔ بال جبریل میں ان کی ایک نظم ذوق و شوق کے عنوان سے ہے اس میں فقر جنید کو سراہتے ہوئے فرماتے ہیں۔

شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

Phones:
6307393
مکمل تفصیلات کیلئے
ملیں فیڈیوم انتظار!

خوشی یہی ہے ہماری کہ مطمئن ہوں آپ

THIS WEEK'S SPECIAL

BEEF

Fresh Spring Lamb

Grade A Chickens

ھاؤس آف حلال میٹ

HOUSE OF HALAL MEAT

803 Danforth Avenue
Toronto, Ontario

Please Call ISMAIL At 461 2839

Pakistan International Airlines

60 cities, 4 continents and the wonderful atmosphere of feeling at home wherever you fly.

پی آئی اے کی ٹکٹوں کیلئے
آج ہی ظہیر مودی کو فون کیجئے

ZAHIR MODI 630-7393

- Convenient departures from New York on Tuesdays and Saturdays.
- Widebody jets to Karachi, via Paris, Frankfurt, Cairo and Dubai.
- Excellent connections to the People's Republic of China, Africa, the Middle and Far East.
- Exceptional tour values to Egypt, the People's Republic of China, India, Nepal, Sri Lanka and, of course, Pakistan.
- Friendly, considerate service by English-speaking crews.
- Choice of eastern or continental cuisine.

...and best of all, feeling at home in care of the airline so widely respected that 22 *other* airlines send their pilots, engineers and maintenance people to PIA for training.

Easy reservations. Just call:

Toronto —
Toronto Dominion Centre
Royal Trust Tower
Suite 1206 Tel: 416-364-1375

Montreal —
1 Place Ville Marie
Suite 1510
Tel: 514-875-0553

PIA
Great people to fly with.

?

Phones:
6307393
3640750

مکمل تفصیلات کیلئے
صرف چند یوم انتظار!

---

*ELECTRIC MAINTANCE *HOME INSTALATIONS *REPAIRS *WIRING

ELECTRIC DOOR OPERATORS

CONVENIENCE — SECURITY

- DEPENDABLE CHAIN DRIVE
- AUTOMATIC LIGHT DELAY
- 1/3 H.P. OPERATORS
- AUTOMATIC SAFETY REVERSE

BASEMENT

*NEW
*RENOVATIONS
* REPAIRS
*ALTERATIONS
*PLUMBING

THERMAL
Replacement Windows

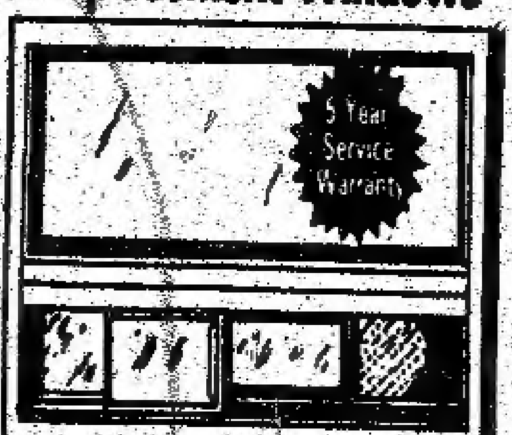

Double or triple glazed

- 4" Aluminum Frame
- Vinyl Thermal Break
- Styrofoam Insulation
- 1¼" Thick Thermal Glass
- Removable Sliders
- Insect Screen
- Easy Cleaning
- Maintenance Free
- One Day Installation
- Cut Fuel Bills
- Any Size or Design

We remove your old windows, install custom fitted Thermo Windows. We cap existing wood frames with enamelled aluminum.

Also:
Storm windows & doors, soffit & fascia, siding, eavestroughs, roofs.

Home Improvements by

ES

EVERSHINE HOME IMPROVEMENT CO.

Azhar Shaikh
538 DANFORTH ROAD,
SCARBOROUGH M1K 1G6
TELEPHONE
Res. 265-3408 Ofc. 264-3850

IN HAMILTON

SEE T.V. PROGRAM
"VOICE OF PAKISTAN"
EVERY SUNDAY
AT 2:30 P.M. ON CABLE 4
Every Tuesday & Wednesday on Cable 10 in Burlington at 8:30 p.m.
Every Friday on Cable 10 in Stoney Creek at 9:15 a.m. and 7:00 p.m.

ALSO TUNE IN ON
"TOPS OF THE EAST"
AT CFMU-FM 93.3 RADIO
AT 8:30 A.M. EVERY SATURDAY MORNING
YOUR HOST
BASHIR A. KHAN
FOR INFORMATION CALL:
(416) 561-2431
P.O. BOX 6212, STATION "F"
HAMILTON, ONT. L9C 5S3

FORTNIGHTLY
MESSENGER
P.O.Box 2114
Postal Station B
Scarborough, Ontario
Canada M1N 2E5
PHONE (416)267-8006
EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR
APRIL 21/1981

Okadia Accounting
SERVICE
PROVIDING:
• Accounting Service • Full Set of Books • Income Tax
• Trial Balance • Financial Statements
by Professional Accountant
CALL: Mr. Abid Okadia BUS. 752-6090 RES. 423-2539
1871-A LAWRENCE AVE. E. Second floor

UGLIEST MUGS IN AMERICA

SECOND PLACE: College freshman Tracy Robertson of San Antonio, Tex., wins $100 prize.

THIRD PLACE: John W. Harris of Temple Terrace, Fla., wins an Ugly Mug prize of $50.

THE CHAMP! Goofiest face of all was made by B.C. Carter of Thrall, Tex., who wins $500 first prize. He will appear on the Mike Douglas television show with three other top Ugly Mugs.

Here they are, the wildest, freakiest faces in all America —

RUNNER-UP: High school senior Deborah Moynihan, of Holyoke, Mass., wins $25.

RUNNER-UP: Jack D. Mann of Lead, S. Dak., wins $25.

The champ of the frightful face is B.C. Carter, winner of the $500 first prize for the ugliest mug in the country.

"I can't believe I'm the winner. It's terrific," said Carter, 48, a crane operator from Thrall, Tex. "I took a look at last year's Ugly Mug winner and said, 'Now that is a fouled-up face!' I never dreamed I could match him at pure, mean ugliness."

Carter and three others of the top five Ugly Mugs will appear on the Mike Douglas Show. The list at the end tells you the day and time the program will air in your area.

Second-place winner is pretty Tracy Robertson, 18, a freshman at the University of Texas in San Antonio, who wins $100.

"I started making funny faces about two years ago in my gym class," Robertson said. "The class broke up. They really loved it.

"I like to startle strangers with it sometimes, like when I'm a passenger in a car that's passing another car. I'll just scrunch my face up into an ugly mug and stare out the car window."

Third-place Ugly Mug winner is John W. Harris, 52, a supermarket meat department manager from Temple Terrace, Fla., who wins $50.

"I took one look at last year's winners and I knew I could be as ugly as they are," said Harris, who recalled that once while he was shaving, he made an ugly mug in the mirror.

. . . This Is What They Normally Look Like

B.C. Carter | Tracy Robertson | John W. Harris | Deborah Moynihan | Jack D. Mann

VISIT US
FOR
best quality
INDIAN GROCERIES,
FRESH VEGETABLES,
NUTS, SPICES ETC.

گروسری، تازہ سبزیاں اور مصالحہ جات
نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں

Pirri's Dixieland Market Limited
FRESH FRUITS — VEGETABLES — FLOWERS

Retail: 1108 Pharmacy Ave. [at Lawrence] Scarborough,
Phone: 759-0473
Wholesale: 1052 Birchmount Rd. [1 block N. of Eglinton Ave.],
Scarborough, Phone:759-5214